اللہ کا ان پر سلام ہو

مسیحی برادری کے لئے کرسمس کے موقع پر خوبصورت تحفہ

عمیر محمود صدیقی

کتاب کا نام: بشارت مسیح علیہ السلام

مصنف: عمیر محمود صدیقی

کمپوزنگ: سید محمد ارسلان حسین زیدی

ناشر: اسلامی روحانی مشن، المرکز مقصود العلوم، لیاقت آباد نمبر ۴، ایف سی ایریا نمبر ا کراچی پاکستان

پہلا ایڈیشن: ۱۸ دسمبر ۲۰۰۹ء

تعداد: ۵۰۰۰

اسلامی روحانی مشن

www.islamiroohanimission.org

بشارت سیدنا مسیح علیہ السلام

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادہ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں بکثرت انبیاء کرام علیہم السلام کی پیدائش ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی نسل میں سے ہی بنی اسرائیل کے نبی حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔ حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ علیہ السلام کی پیدائش معجزاتی طور پر بغیر باپ کے ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت مریم علیہا السلام تھا۔ قرآن حکیم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام پچیس بار ذکر ہوا ہے۔ جبکہ متعدد مقامات پر آپ علیہ السلام کا ذکر مختلف القابات سے بھی ہوا ہے جیسے روح اللہ، کلمۃ اللہ، مسیح وغیرہ۔ جو شخص بھی آپ علیہ السلام کے رسول ہونے کا انکار کردے وہ مسلمان نہیں رہتا اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید کے مطابق آپ علیہ السلام پر انجیل مقدس نازل کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو صرف بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا۔ آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کئی ایک معجزات عطا فرمائے، جیسے مُردوں کو زندہ کرنا اور بیماروں کو شفا دینا۔ اسلام کے مطابق جب یہودیوں نے آپ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھانے کا ارادہ کیا تو آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا۔ قیامت سے قبل آپ علیہ السلام دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ آسمان سے آپ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ اسلام کے عادلانہ نظام کو قائم فرمائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ کچھ مدت دنیا میں رہنے کے بعد آپ کا وصال ہوگا اور حضور نبی کریم خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک میں آپ علیہ السلام کو دفن کیا جائے گا۔

ہم نے اختصار کے ساتھ اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا تعارف ذکر کیا ہے۔ اب ہم ان کی کچھ تفصیلات بیان کریں گے۔

نام مبارک اور القابات:

عیسیٰ کا معنی سید اور سردار ہے۔ قرآن حکیم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر پچیس بار ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِن بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ

(البقرہ ۲:۸۷)

اور بے شک ہم نے عطا فرمائی موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب اور ہم نے پے در پے ان کے پیچھے پیغمبر بھیجے اور دیں ہم نے عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) کو روشن نشانیاں اور ہم نے تقویت دی انہیں جبریل (علیہ السلام) سے۔

اس کے علاوہ آپ علیہ السلام کا نام مبارک کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ البقرہ، سورۃ ال عمران، سورۃ النساء، سورۃ المائدۃ، سورۃ الانعام، سورۃ مریم، سورۃ الاحزاب، سورۃ الشوریٰ، سورۃ الزخرف، سورۃ الحدید اور سورۃ الصف میں بھی ہوا ہے۔

قرآن مجید میں آپ علیہ السلام کا ذکر درج ذیل القابات سے ہوا ہے:

(۱) ابن مریم: (حضرت مریم علیہا السلام کے بیٹے)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً (المؤمنون ۲۳:۵۰)

اور ہم نے بنادیا مریم کے فرزند اور اس کی ماں (مریم) کو (اپنی قدرت کی) نشانی۔

(۲) المسیح:

قرآن مجید میں آپ علیہ السلام کا لقب "المسیح" گیارہ بار ذکر ہوا ہے۔ آپ علیہ السلام کو مسیح کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جس بیمار پر آپ ہاتھ پھیرتے تھے وہ صحت یاب ہو جاتا تھا۔ مسیح کا مطلب مبارک بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ (المائدہ ۵:۷۲)

حالانکہ کہا تھا خود مسیح نے اے بنی اسرائیل! عبادت کرو اللہ کی جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی ہے، یقیناً جو بھی شریک بنائے گا اللہ کے ساتھ تو حرام کر دی ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے اور نہیں ظالموں کا کوئی مددگار۔

آپ علیہ السلام کا لقب المسیح درج ذیل سورتوں میں ذکر ہے:

سورۃ ال عمران، سورۃ النساء، سورۃ المائدہ اور سورۃ التوبہ

(۳) رسول اللہ:

آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ پر انجیل مقدس نازل کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُه

(النساء۴:۱۷۱)

بے شک مسیح عیسیٰ (علیہ السلام) مریم کے بیٹے تو صرف اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ۔

(۴) کلمۃ اللہ:

کائنات کی ہر شے کی تخلیق اللہ تعالیٰ کے کلمہ کن (یعنی ہو جا) سے ہوئی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو سبب اور مسبب کے رشتہ میں باندھ دیا ہے۔ کسی بچہ کی ولادت کا ظاہری سبب عورت و مرد کا ملاپ ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا سبب باپ نہیں اس لئے آپ کو قرآن نے اللہ کا کلمہ فرمایا کیونکہ یہاں سبب عادی موجود نہیں۔ آپ کی ولادت بلاواسطہ اللہ کے فرمان ''کن'' (ہو جا) سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

إِذْ قَالَتِ الْمَلَآئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهاً فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ۔ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلاً وَمِنَ الصَّالِحِينَ

(ال عمران۳:۴۵۔۴۶)

جب کہا فرشتوں نے اے مریم! اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے تجھے ایک حکم کی اپنے پاس سے اس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا معزز ہوگا دنیا اور آخرت میں اور (اللہ کے) مقربین سے ہوگا۔ اور گفتگو کرے گا لوگوں کے ساتھ گہوارے میں بھی اور پکی عمر میں بھی اور نیکوکاروں میں سے ہوگا۔

ان آیات میں کلمۃ اللہ کے علاوہ آپ علیہ السلام کو مسیح، دنیا اور آخرت میں معزز، اللہ کے مقرب اور صالح بھی کہا گیا ہے۔

(۵) روح اللہ:

آپ علیہ السلام کا ایک لقب روح اللہ بھی ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم علیہا السلام میں جبرئیل امین نے اللہ کے حکم سے پھونک ماری جس سے بغیر باپ کے آپ علیہا السلام کے حمل ٹھہر گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ اسی لئے قرآن حکیم نے آپ کو روح اللہ کہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ فَآمِنُواْ بِاللّٰهِ وَرُسُلِه (النساء۴:۱۷۱)

بے شک مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہا السلام) تو صرف اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ جسے اللہ نے پہنچایا تھا مریم کی طرف ایک روح تھی اس کی طرف سے پس ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر۔

معجزاتی پیدائش

حضرت مریم علیہا السلام:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام مبارک حضرت مریم علیہا السلام تھا۔ مریم کے معنیٰ "عابدہ" عبادت گزار کے ہیں۔ قرآن حکیم میں "مریم" کے نام سے ایک سورت بھی موجود ہے جس کا نمبر ۱۹ ہے جب کہ پوری بائبل میں حضرت مریم علیہا السلام کے نام کی کوئی سورت نہیں۔ اس کے علاوہ قرآن حکیم کی تقریباً (۱۱) سورتوں میں بھی آپ کا ذکر موجود ہے۔ آپ کا نام مبارک قرآن مجید میں (۳۴) بار آیا ہے۔ آپ کی والدہ کا نام "حنہ" جبکہ والد کا نام عمران بن ماتان تھا۔ قرآن مجید میں "آل عمران" کے نام سے پوری ایک سورت ہے۔ جس میں بالخصوص آپ کے خاندان کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے خاندان کے بارے میں فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ (ال عمران ۳:۳۳)

بے شک اللہ تعالیٰ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کے گھرانے کو اور عمران کے گھرانے کو سارے جہان والوں پر۔

اس سورت میں حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ

(ال عمران ۳:۴۲)

بے شک اللہ تعالیٰ نے چن لیا ہے تمہیں اور خوب پاک کر دیا ہے تمہیں اور پسند کیا ہے تجھے سارے جہان کی عورتوں سے۔

بشارت:

حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام کی ولادت حضرت مریم علیہا السلام کے مبارک بطن سے ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں فرمایا:

إِذْ قَالَتِ الْمَلآئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهاً فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ۔ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلاً وَمِنَ الصَّالِحِينَ

(ال عمران ۳:۴۵۔۴۶)

جب کہا فرشتوں نے اے مریم! اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے تجھے ایک حکم کی اپنے پاس سے اس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا معزز ہوگا دنیا اور آخرت میں اور (اللہ کے) مقربین سے ہوگا۔ اور گفتگو کرے گا لوگوں کے ساتھ گہوارے میں بھی اور پکی عمر میں بھی اور نیکوکاروں میں سے ہوگا۔

اسلام کے مطابق حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش معجزانہ طور پر ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت مریم علیہا السلام ایک انتہائی عبادت گزار اور پارسا کنواری خاتون تھیں۔ جب آپ علیہا السلام نے ملائکہ کی طرف سے یہ بشارت سنی تو آپ نے جو ارشاد فرمایا قرآن حکیم نے اس کو یوں بیان فرمایا:

قَالَتْ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ

(ال عمران ۳:۴۷)

مریم بولیں اے پروردگار! کیونکر ہو سکتا ہے میرے ہاں بچہ؟ حالانکہ ہاتھ تک نہیں لگایا مجھے کسی انسان نے۔ اور آپ نے فرمایا:

قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا

(مریم ۱۹:۲۰)

مریم (حیرت سے) بولیں (اے بندۂ خدا) کیونکر ہو سکتا ہے میرے ہاں بچہ حالانکہ نہیں چھوا مجھے کسی بشر نے اور نہ میں بد چلن ہوں۔

آپ کی اس تشویش پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قَالَ كَذَلِكِ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ إِذَا قَضَى أَمْراً فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ۔ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالإِنجِيلَ (ال عمران ۳:۴۷۔۴۸)

فرمایا بات یونہی ہے (جیسے تم کہتی ہو لیکن) اللہ پیدا فرماتا ہے جو چاہتا ہے جب فیصلہ فرماتا ہے کسی کام (کے کرنے) کا تو بس اتنا ہی کہتا ہے اسے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سکھائے گا اسے کتاب و حکمت اور تورات و انجیل۔

جب حضرت مریم علیہا السلام نے اس مبارک حسین وجمیل فرزند کو جنم دیا تو آپ کی قوم کے لوگوں نے آپ علیہا السلام پر الزام تراشی کی:

فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئاً فَرِيّاً يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيّاً (مریم۱۹:۲۷۔۲۸)

ترجمہ: اس کے بعد وہ لے آئیں بچہ کو اپنی قوم کے پاس (گود میں) اٹھائے ہوئے۔ انہوں نے کہا اے مریم! تم نے بہت ہی برا کام کیا ہے۔ اے ہارون کی بہن! نہ تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بدچلن تھی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پہلا معجزہ:

جس وقت حضرت مریم علیہا السلام پر یہودیوں نے بہتان باندھا تو قرآن مجید کے مطابق حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام کا پہلا معجزہ ظاہر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيّاً۔ قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيّاً۔ وَجَعَلَنِي مُبَارَكاً أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيّاً۔ وَبَرّاً بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّاراً شَقِيّاً۔ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيّاً۔ ذَلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ (مریم۱۹:۲۹۔۳۴)

اس پر مریم نے بچہ کی طرف اشارہ کیا۔ لوگ کہنے لگے ہم کیسے بات کریں اس سے جو گہوارہ میں (کمسن) بچہ ہے۔ (اچانک) وہ بچہ بول پڑا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور اس نے مجھے نبی بنایا ہے۔ اور اسی نے مجھے بابرکت کیا ہے جہاں کہیں بھی میں موجود ہوں اور اسی نے مجھے حکم دیا ہے نماز ادا کرنے کا اور زکوۃ دینے کا جب تک میں زندہ رہوں۔ اور مجھے خدمت گزار بنایا ہے اپنی والدہ کا اور اس نے نہیں بنایا مجھے جابر (اور) بدبخت۔ اور سلامتی ہو مجھ پر جس روز میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن مجھے اٹھایا جائے گا زندہ کرکے۔ یہ ہے عیسیٰ بن مریم (اور یہ ہے وہ) سچی بات جس میں لوگ جھگڑ رہے ہیں۔

قرآن مجید کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سب سے پہلا معجزہ یہ تھا کہ آپ علیہ السلام نے اپنی پاکباز والدہ کی عصمت کی گواہی دیتے ہوئے ان کی گود میں کلام فرمایا اور دنیا میں اپنی بعثت کے مقصد کے ساتھ ساتھ اپنی حیثیت کو بھی بیان فرمادیا کہ میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کچھ دیگر معجزات:

انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ معجزات عطا فرماتا ہے تاکہ کفار پر حجت تمام ہوجائے اور اہل ایمان اپنے ایمان میں پختہ ہوجائیں۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِن بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ (البقرہ۲:۸۷)

اور دیں ہم نے عیسیٰ بن مریم (علیہا السلام) کو روشن نشانیاں اور ہم نے تقویت دی انہیں جبریل (علیہ السلام) سے۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی والدہ کی گود میں کلام کرنے کے علاوہ جو معجزات عطا فرمائے ان کا ذکر قرآن مجید میں کچھ یوں ہے:

أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْراً بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (ال عمران۳:۴۹)

(وہ انہیں آکر کہے گا) میں آگیا ہوں تمہارے پاس ایک معجزہ لے کر تمہارے رب کی طرف سے (وہ معجزہ یہ ہے کہ) میں بنادیتا ہوں تمہارے لئے کیچڑ سے پرندے کی سی صورت پھر پھونکتا ہوں اس (بے جان صورت) میں تو وہ فوراً ہوجاتی ہے پرندہ اللہ کے حکم سے اور میں تندرست کردیتا ہوں مادرزاد اندھے کو اور (لاعلاج) کوڑھی کو اور میں زندہ کرتا ہوں مُردے کو اللہ کے حکم سے اور بتلاتا ہوں تمہیں جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم جمع کرکرکھتے اپنے گھروں میں، بےشک ان معجزوں میں (میری صداقت) کی بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر تم ایمان دار ہو۔

اس آیت مبارکہ میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے درج ذیل معجزات کا ذکر ہوا ہے۔

(۱) مٹی کے پرندوں میں پھونک مار کر اللہ کے حکم سے زندہ کردینا۔

(۲) مادرزاد اندھے کو شفایاب کردینا۔

(۳) سفید داغ والے کو شفایاب کردینا۔

(۴) مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کر دینا۔

(۵) جو کچھ لوگ اپنے گھروں میں کھاتے ہیں اور جمع کرتے ہیں انہیں ان کی خبر دے دینا۔

یادرہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ تمام معجزات دیگر انبیاء کرام اور رسولوں علیہم السلام کی طرح اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت اور حکم سے ظاہر فرمائے۔

انجیل اور بنی اسرائیل:

جس طرح سے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت، حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور اور آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن مجید عطا فرمایا، اسی طرح اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل عطا فرمائی۔ قرآن مجید میں انجیل کا نام ۶ سورتوں میں ۱۲ بار آیا ہے۔

اللہ رب العزت فرماتا ہے:

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالإِنجِيلَ

(ال عمران ۳:۴۸)

اور اللہ تعالیٰ سکھائے گا اسے کتاب وحکمت اور تورات وانجیل۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صرف بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر مبعوث فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَرَسُولاً إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ

(ال عمران ۳:۴۹)

(اور بھیجے گا اسے) رسول بنا کر بنی اسرائیل کی طرف (وہ انہیں آکر کہے گا کہ) میں آ گیا ہوں تمہارے پاس ایک معجزہ لے کر تمہارے رب کی طرف سے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم (القف ۶۱:۶)

اور یاد کرو جب فرمایا عیسیٰ فرزند مریم نے اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں۔

اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے جس کے معنی "عبداللہ" اللہ کے بندہ کے ہیں۔ آپ علیہ السلام کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام کو صرف بنی اسرائیل کے لئے مبعوث کیا گیا تھا۔ بائبل میں اس کا تذکرہ یوں ہے۔

These twelve men were sent out by Jesus with the following instructions:Do not go to any Gentile Territory or any Samaritan towns. Instead you are to go to those lost sheep, the people of Israel(Matthew 10: 5-6)

ان بارہ کو یسوع نے بھیجا اور ان کو حکم دے کر کہا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔ (متی باب ۱۰:۵-۶)

(کتاب مقدس: بائبل سوسائٹی، انارکلی، لاہور)

بائبل میں ایک اور جگہ ذکر ہے:

A Canaanite woman who lived in that region came to him."Son of David!she cried out."Have mercy on me!My daughter has a demon and is in a terrible condition" But Jesus did not say a word to her.His disciples came to him and begged him,"Send her away!She is following us and making all this noise! Then Jesus replied,"I have been sent only to those lost sheep,the people pf Israel,"(Matthew15:22-25)

"اور دیکھو ایک کنعانی عورت ان سرحدوں سے نکلی اور پکار کر کہنے لگی اے خداوند ابن داؤد مجھ پر رحم کر۔ ایک بدروح میری بیٹی کو بہت ستاتی ہے۔ مگر اس نے اسے کچھ جواب نہ دیا اور اس کے شاگردوں نے پاس آ کر اس سے یہ عرض کی کہ اسے رخصت کر دے کیونکہ وہ ہمارے پیچھے چلاتی ہے۔ اس نے جواب میں

کہا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ (متی باب ۱۵: ۲۲ تا ۲۵)

(کتاب مقدس: بائبل سوسائٹی، انارکلی، لاہور)

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں کو اسلام کی دعوت دی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف بلایا تو انہوں نے پہلے آپ علیہ السلام کو تنگ کیا پھر بالآخر آپ کے قتل کے درپے ہو گئے۔ یہودیوں نے آپ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھانے کا ارادہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے شر سے آپ کو محفوظ فرمایا اور زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِم بَآيَاتِ اللّهِ وَقَتْلِهِمُ الأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقًّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ طَبَعَ اللّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلاَ يُؤْمِنُونَ إِلاَّ قَلِيلاً۔ وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَى مَرْيَمَ بُهْتَاناً عَظِيماً۔ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَـكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُواْ فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلاَّ اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِيناً۔ بَل رَّفَعَهُ اللّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّهُ عَزِيزاً حَكِيماً (النساء ۴: ۱۵۵۔۱۵۸)

(ان پر پھٹکار کی) وجہ یہ تھی کہ انہوں نے توڑ دیا تھا اپنے وعدہ کو اور انہوں نے انکار کیا اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا اور انہوں نے قتل کیا انبیاء کو ناحق اور انہوں نے یہ (گستاخانہ) بات کہی کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہیں (یوں نہیں) بلکہ مہر لگا دی اللہ نے ان کے دلوں پر بوجہ ان کے کفر کے سو وہ ایمان نہیں لائیں گے مگر تھوڑی سی تعداد۔ اور ان کے کفر کے باعث اور مریمؑ پر بہتانِ عظیم باندھنے کے باعث۔ اور ان کے اس قول سے کہ ہم نے قتل کر دیا ہے مسیح عیسیٰ فرزند مریم کو جو اللہ کا رسول ہے حالانکہ نہ انہوں نے قتل کیا اور نہ اسے سولی چڑھا سکے بلکہ مشتبہ ہو گئی ان کے لئے (حقیقت) اور یقیناً جنہوں نے اختلاف کیا ان کے بارے میں وہ بھی شک وشبہ میں ہیں ان کے متعلق نہیں ان کے پاس اس امر کا کوئی صحیح علم بجز اس کے کہ وہ پیروی کرتے ہیں گمان کی اور نہیں قتل کیا انہوں نے اسے یقیناً۔ بلکہ اٹھا لیا ہے اسے اللہ نے اپنی طرف اور ہے اللہ غالب حکمت والا۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِذْ قَالَ اللّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ

(ال عمران ۳: ۵۵)

یاد کرو جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ! یقیناً میں پوری عمر تک پہنچاؤں گا تمہیں اور اٹھانے والا ہوں تمہیں اپنی طرف۔

اسلام کے عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا تھا۔ اس طرح یہودی اپنے ناپاک منصوبے میں ناکام ہو گئے۔ اس حوالہ سے شیخ احمد دیدات رحمۃ اللہ کی کتاب ***Crucifxion or Cruci-Fiction?*** کا مطالعہ فرمائیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی:

اسلام کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت اللہ تعالیٰ کی رضا کے مقام میں ہیں۔ قیامت سے قبل آپ زندہ آسمانوں سے اسی عمر میں نازل ہوں گے جس عمر میں آپ کو اٹھایا گیا تھا۔ آپ اس وقت اسلام کو نافذ کریں گے۔ آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے مطابق اور دجال کو قتل کریں گے۔ آپ کی آمد ثانی کے بعد اللہ تعالیٰ پوری دنیا میں عدل کے نظام کو قائم فرمائے گا اور اسلام تمام ادیانِ عالم پر غالب ہو جائے گا۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ (الزخرف ۴۳: ۶۱)

اور بے شک وہ ایک نشانی ہیں قیامت کے لئے۔

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، عنقریب حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام عادل حاکم کی صورت میں نازل ہوں گے۔ پس صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ موقوف کریں گے اور بے حساب مال تقسیم کریں گے۔ یہاں تک کہ اس کو کوئی قبول نہ کرے گا۔ اس وقت ایک سجدہ دنیا اور اس کی ساری نعمتوں سے بہتر معلوم ہوگا...... دشمنی، آپس میں بغض رکھنا، ایک دوسرے سے حسد رکھنا ختم ہو جائے گا۔ آپ علیہ السلام شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہو گی اور میرے ساتھ قبر میں دفن کئے جائیں گے۔

(مشکوۃ المصابیح، رقم الحدیث: ۵۲۶۹، ۵۲۷۰، ۵۲۷۲)

آپ کے نزول کے بعد اہل کتاب ایمان لے آئیں گے:

قرآن مجید کی اصطلاح میں اہل کتاب سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا (النساء۴:۱۵۹)

اور کوئی ایسا نہیں ہوگا اہل کتاب سے مگر وہ ضرور ایمان لائے گا مسیح پر ان کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن وہ ہوں گے ان پر گواہ۔

اس سے پچھلی آیات میں حضرت مسیح علیہ السلام کو قتل کیے جانے کی نفی ہے اور اس آیت میں یہ بتایا جارہا ہے کہ ان کے وصال سے قبل اہل کتاب ایمان لے آئیں گے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب آپ علیہ السلام کی آمد ثانی ہوگی جس وقت آپ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع و امتی کی حیثیت سے اسلام کی دعوت دیں گے تو اس دور کے اہل کتاب ایمان لے آئیں گے۔

عیسائیت اور اسلام میں فرق

جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل اور انبیاء کرام علیہم السلام کی بنیادی تعلیمات کا تعلق ہے اس میں اسلام اور عیسائیت ساتھ ساتھ ہیں۔ اس مقام پر ہم ان باتوں کا بیان ضروری سمجھتے ہیں جو عیسائیت اور اسلام کو الگ کرتی ہیں۔ اسلام اور عیسائیت میں درج ذیل بنیادی اختلافات ہیں:

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں ہیں:

اللہ تعالیٰ کے ہر نبی نے توحید کی دعوت دی اور ایک اللہ کی عبادت کی طرف ہی لوگوں کو بلایا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی بنی اسرائیل کو ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلایا اور شرک سے روکا مگر ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد ان پر نازل کردہ کتاب انجیل میں تبدیلیاں کردی گئیں۔ قرآن مجید میں عیسائیوں کے عقیدۂ تثلیث (Trinity) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا سمجھنے کے عقیدے کو رد کیا گیا ہے۔ مسیحی بھائی یاد رکھیں کہ پوری بائبل میں کہیں بھی ''Trinity'' کا لفظ موجود نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ ثَالِثُ ثَلاَثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَـهٍ إِلاَّ إِلَـهٌ وَاحِدٌ وَإِن لَّمْ يَنتَهُواْ عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (المائدہ۵:۷۳)

بے شک کافر ہوگئے وہ جنہوں نے (یہ) کہا کہ اللہ تیسرا ہے تین (خداؤں) سے اور نہیں ہے کوئی خدا مگر ایک اللہ اور اگر باز نہ آئے اس (قول باطل) سے جو وہ کہہ رہے ہیں تو ضرور پہنچے گا جنہوں نے کفر کیا ان میں سے دردناک عذاب۔

اللہ تعالیٰ ہم سے اپنی آخری کتاب میں فرماتا ہے:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لاَ تَغْلُواْ فِي دِينِكُمْ وَلاَ تَقُولُواْ عَلَى اللّهِ إِلاَّ الْحَقِّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ فَآمِنُواْ بِاللّهِ وَرُسُلِهِ وَلاَ تَقُولُواْ ثَلاَثَةٌ انتَهُواْ خَيْراً لَّكُمْ إِنَّمَا اللّهُ إِلَـهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَات وَمَا فِي الأَرْضِ وَكَفَى بِاللّهِ وَكِيلاً (النساء۴:۱۷۱)

اے اہل کتاب! نہ غلو کرو اپنے دین میں اور نہ کہو اللہ تعالیٰ کے متعلق مگر سچی بات بے شک مسیح عیسیٰؑ پسر مریم تو صرف اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ جسے اللہ نے پہنچایا تھا مریم کی طرف اور ایک روح تھی اس کی طرف سے۔ پس ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور نہ کہو تین (خدا ہیں)، باز آجاؤ (ایسا کہنے سے) یہ بہتر ہے تمہارے لئے۔ بیشک اللہ تو معبود واحد ہی ہے، پاک ہے وہ اس سے کہ ہو اس کا کوئی لڑکا، اسی کا (ملک) ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کارساز۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کے بارے میں فرماتا ہے:

وَإِذْ قَالَ اللّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَـهَيْنِ مِن دُونِ اللّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِن كُنتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلاَ أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ۔ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلاَّ مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُواْ اللّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (المائدہ۵:۱۱۶۔۱۱۷)

اور جب پوچھے گا اللہ تعالیٰ اے عیسیٰ بن مریم! کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ بنالو مجھے اور میری ماں کو دو خدا اللہ کے سوا۔ وہ عرض کریں گے پاک ہے تو ہر شریک سے، کیا مجال تھی میری کہ میں کہوں ایسی بات جس کا نہیں ہے مجھے کوئی حق۔ اگر میں نے کہی ہوتی ایسی بات تو تُو ضرور جانتا اس کو۔ تو جانتا ہے جو

میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے۔ بے شک تو ہی خوب جاننے والا ہے تمام غیبوں کا۔نہیں کہا میں نے انہیں مگر وہی کچھ جس کا تو نے حکم دیا مجھے کہ عبادت کرو اللہ کی جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے اور تھا میں ان پر گواہ جب تک میں رہا ان میں پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی نگران تھا ان پر اور تو ہر چیز کا مشاہدہ کرنے والا ہے۔

ان تمام آیات مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید میں عیسائیوں کو ایک اللہ کی عبادت کرنے اور شرک نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہا السلام بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے مقرب اور عظیم نبی ہیں لیکن انہیں خدا سمجھنا انتہائی گستاخی اور توہین ہے۔ہمیں چاہیے کہ ہم صرف اس اللہ کی عبادت کریں جس کا کوئی شریک نہیں۔

مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ (المائدہ۵:۷۵)

نہیں مسیح بن مریم مگر ایک رسول، گزر چکے ہیں اس سے پہلے بھی کئی رسول اور ان کی ماں بڑی راست باز تھیں، دونوں کھایا کرتے تھے کھانا، دیکھو! کیسے ہم کھول کر بیان کرتے ہیں ان کے لئے دلیلیں پھر دیکھو وہ کیسے الٹے پھر رہے ہیں۔

اس آیت میں غور وفکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھانا کھاتے تھے یقیناً بتقاضہ بشر دیگر انبیاء کی طرح انہیں قضائے حاجت بھی ہوتی ہوگی۔یہ امر اس پر دلالت کرتا ہے آپ علیہ السلام خدا نہیں ہیں۔اللہ تعالیٰ کھانے، پینے، قضائے حاجت کرنے اور دیگر عوارضات سے پاک ہے۔

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے نہیں ہیں:

عیسائیت کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے (نعوذ باللہ۔ہم اس بات سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں) **begotten son** جنے ہوئے بیٹے ہیں۔بائبل میں ہے:

"For God so loved the world,that he gave his only begotten son that whosoever believeth in him should not perish,but have everlasting life."(Jhon3:16)

حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہا السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔آپ کو صلیب پر نہیں چڑھایا گیا کہ آپ تمام انسانیت کے گناہوں کا کفارہ ادا کریں۔اللہ کا کوئی نبی ورسول اس کا بیٹا نہیں۔مسلمانوں کا عقیدہ عیسائیت سے اس بارے میں شدید مختلف ہے۔عیسائیت کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نعوذ باللہ۔ہم اس بات سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں) خدا کے بیٹے ہیں جبکہ اسلام کے مطابق اللہ کا کوئی بیٹا یا بیٹی نہیں۔خدا اس حیوانی عمل سے پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (1)اللَّهُ الصَّمَدُ (2)لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (3)وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ (4)(الاخلاص۱۱۲: ۱۔۴)

(اے حبیب!) فرما دیجیے وہ اللہ ہے یکتا۔اللہ صمد ہے۔نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا۔اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّمَا اللَّهُ إِلَـهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ(النساء۴:۱۷۱)

بے شک اللہ تو معبود واحد ہی ہے پاک ہے وہ اس سے کہ ہو اس کا کوئی لڑکا۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِن وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَهٍ(المومنون۲۳:۹۱)

نہیں بنایا اللہ نے کسی کو (اپنا) بیٹا اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے۔

بائبل میں کئی مقامات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ بھی ***"Son of God"*** دوسروں کے لئے استعمال ہوا ہے:

Adam,which was the son of God.(Luke3:38)KJV

اور وہ آدم کا اور وہ خدا کا تھا۔

That the sons of God saw the daughters of men that were fair...

تو خدا کے بیٹوں نے آدمی کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہیں۔۔۔

When the sons of God came in unto the daughters of men ,and they bare children to them....(Genisis 6:2&4)KJV

اور بعد میں جب خدا کے بیٹے انسان کی بیٹیوں کے پاس گئے تو ان کے لئے ان سے اولاد ہوئی۔

For as many as are led by the Spirit of God, they are the sons of God"

(Romans8:14)KJV

اس لئے کہ جتنے خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں۔(رومیوں ۸:۱۴) (کتاب مقدس: بائبل سوسائٹی، انارکلی، لاہور)

بائبل کی ان آیات میں son of God دوسروں کے لئے استعمال ہوا ہے۔یعنی خدا کی ہدایت پر چلنے والے ہر شخص کے لئے son of God استعمال کیا جاسکتا ہے۔استعاراً ہم سب خدا کا کنبہ ہیں۔مگر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے مسیح Only Begotten Son جنا ہوا بیٹا کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو یہ خدا کی شان کے سخت خلاف ہے کیونکہ جننا ایک حیوانی عمل ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے پاک ہے۔

دعوت فکر

اس مقام پر ہم اپنے تمام مسیحی بھائیوں کو درج ذیل نکات پر سوچنے کی دعوت دیتے ہیں:

(۱) جس وقت مسیح کو مصلوب کیا گیا کیا خدا اور روح ان کے ساتھ مصلوب ہو گئے؟

اگر "ہاں" تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ کائنات تین دن تک بغیر خدا کے رہی۔

اگر "نہیں" تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ "تثلیث" "Trinity" مسیح کے دوبارہ جی اٹھنے تک "دوئیت" "Duality" میں تبدیل رہی۔یعنی ایک خدا کی وفات ہوگئی اور تین دن تک باپ اور روح بغیر بیٹے کے نامکمل رہے۔

(۲) حضرت مسیح علیہ السلام کا اپنی پاکباز والدہ ماجدہ کے بطن سے پیدا ہونا، ان کی پیدائش کے بعد ان کی والدہ کا ناپاک ہونا، مسیح کی ختنہ ہونا، (Luke2:21-22) ان کا چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کرنا، شیطان سے آزمایا جانا کھانا پینا، بپتسمہ لینا، کیا ان کے خدا ہونے کی نفی نہیں کرتا؟ کیا خدا ان صفات اور امور سے پاک نہیں؟ اگر ہاں، تو مسیح خدا کیسے ہو سکتے ہیں؟

جب شیطان نے ان کو آزمایا اور اپنی عبادت کے لئے کہا تو آپ نے فرمایا:

Go away Satan!The scriputre says, "Worship the Lord your God and serve only him(Matthew4:10)

Good News Bible

یسوع نے اس سے کہا: اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر۔(متی ۴:۱۰)

(کتاب مقدس: بائبل سوسائٹی، انارکلی، لاہور)

(۳) اگر بغیر باپ کے معجزاتی طور پر پیدا ہونا مسیح کے خدا کا بیٹا ہونے کی دلیل ہے تو آدم زیادہ حقدار ہیں کہ وہ بھی مسیح کی طرح خدا کے بیٹے ہوں کیونکہ وہ بغیر ماں اور بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔

(۴) کیا خدا مر سکتا ہے؟

۵) اگر مسیح کی صلیب پر قربانی انسانیت کے گناہوں کے کفارہ کے لئے ضروری تھی تو ان لوگوں کا کیا ہوگا جو مسیح کی قربانی سے قبل اس دنیا سے چلے گئے؟ اگر مسیح سے پہلے مرنے والوں کی بھی قربانی کے بعد کفارہ پر ایمان لائے بغیر بخشش ہوگئی تو اس قربانی کا کیا فائدہ؟ اگر ان کی بخشش نہیں ہوئی تو ان کا کیا قصور تھا کہ خدا نے دنیا میں مسیح کو تاخیر سے بھیجا؟

۶)اگر مسیح دنیا میں اسی لئے آئے تھے کہ انہیں صلیب پر چڑھا دیا جائے اور وہ تمام کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیں تو یہودیوں کو برا بھلا کیوں کہا جاتا ہے؟ کیا ہمیں ان کا شکریہ ادا نہیں کرنا چاہئے کہ انہوں نے مسیح کو صلیب پر چڑھا دیا؟

۷)کیا یہ عقیدہ عدل اور عقل کے خلاف نہیں کہ میرے گناہوں پر مجھے سزا ملنے کے بجائے کسی اور کو سزا دے دی جائے؟

۸)اگر مسیح واقعی میں اس دنیا میں ہمارے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے آئے تھے تو انہوں نے صلیب پر بائبل کے مطابق یہ کیوں کہا ''Eli Eli Lama sabachthani'' یعنی اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ (متی ۲۷:۴۶) کیا یہ اس پر دلالت نہیں کرتا کہ انہیں اس قربانی کے بارے میں معلوم ہی نہ تھا؟

۹)اگر نجات اسی پر منحصر ہے کہ کفارہ پر ایمان لایا جائے تو مسیح نے پہاڑی وعظ کی تکلیف کیوں فرمائی؟

۱۰)اگر نجات عقیدہ کفارہ پر ہی منحصر ہے تو بائبل کی درج ذیل آیات کا کیا مطلب ہے؟

And I tell you that if you do not turn from your sins,you will die as they did(Luke13:3)

میں تم سے کہتا ہوں کہ نہیں بلکہ اگر تم توبہ نہ کرو گے تو سب اسی طرح ہلاک ہو گے (لوقا ۱۳:۳)

Why do you ask me concerning what is good?"answered Jesus."There is only One who is good.Keep the commandments if you want to enter life."(Matthew19:17)

تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے؟ نیک تو ایک ہی ہے لیکن اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر (متی ۱۹:۱۷)

I came not to call the righteous, but sinner to repentence.(Luke5:32)

میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گناہ گاروں کو توبہ کے لئے بلانے آیا ہوں (لوقا ۵:۳۲)

So John appeared in the desert baptising and preaching."Turn away from your sins and be baptised."he told the people,'and God will forgive your sins."(Mark1:4)

اس طرح یوحنا بپتسمہ دینے والے نے جنگل میں آ کر لوگوں کو بپتسمہ دیا۔ ''تم تمہارے گناہوں پر توبہ کرتے ہوئے خداوند کی طرف رجوع ہو کر بپتسمہ لو۔ تب ہی تمہارے گناہ معاف ہوں گے'' (مرقس ۱:۴)

۱۱)اگر نجات کیلئے عقیدہ کفارہ کافی ہے تو حضرت مسیح اور حضرت یوحنا نے توبہ کی بات کیوں کی؟

۱۲)اگر گناہوں سے معافی کے لئے عقیدہ کفارہ ہی کافی ہے تو یوحنا کا بپتسمہ دینے کا کیا فائدہ؟ کیا ان سب سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ کفارہ مسیح کی تعلیمات میں سے نہیں؟

۱۳)اگر نجات کے لئے مسیح کی قربانی ضروری تھی تو خدا نے مسیح کو آدم کے فوراً بعد کیوں نہیں بھیج دیا؟

۱۴)آدم کا گناہ ہر انسان میں کیسے منتقل ہو گیا؟

۱۵)اگر صرف عقیدہ کفارہ پر ایمان لا کر ہمیں نجات مل سکتی ہے تو ہمیں چرچ جا کر گناہوں کی معافی طلب کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

غور طلب واقعہ:

ایک عیسائی مبلغ روزانہ ایک شیخ کے گھر جاتا اور اس سے کہتا ''مسیح کے مصلوب ہونے پر ایمان لے آؤ تا کہ تم نجات حاصل کر لو'' جب اس مبلغ سے وہ شیخ تنگ آ گیا تو اس نے اپنے نوکر سے کہا کہ آئندہ یہ مبلغ آئے تو تم میرے کان میں آ کر سرگوشی کرنا۔ جب وہ مبلغ دوبارہ آیا تو اس کے سامنے شیخ کے نوکر نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔ جیسے ہی نوکر نے اس کے کان میں سرگوشی کی تو وہ شیخ رونے لگا۔ عیسائی مبلغ نے پوچھا: تمہیں کس بات نے رلا دیا؟ مگر شیخ نے جواب دینے کے بجائے اور زیادہ رونا شروع کر دیا۔ عیسائی مبلغ کے بار بار پوچھنے پر شیخ نے کافی دیر بعد جواب دیا کہ اس نے مجھے خبر دی ہے کہ جبریل کا انتقال ہو گیا ہے۔ جیسے ہی عیسائی مبلغ نے یہ سنا اس نے چیخ کر کہا بے وقوف جبریل فرشتہ ہے۔ وہ کیسے مر سکتا ہے۔ شیخ نے فوراً جواب دیا کہ تم مجھ سے بڑے بے وقوف ہو جو مجھ سے یہ کہہ رہے ہو کہ ''خدا'' صلیب پر مر گیا۔ اس دن کے بعد سے وہ مبلغ پھر کبھی اس شیخ کے پاس نہ آیا۔

(۳) آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان:

اللہ رب العزت نے ہر دور میں انبیاء کرام علیہم السلام کو ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ توحید، رسالت اور عقیدہ آخرت وہ بنیادی تعلیمات ہیں جن سے کبھی کسی نبی کی شریعت خالی نہیں رہی۔ اللہ کے نبیوں نے جو کچھ پیش کیا وہ اسلام ہی تھا۔ نبوت و رسالت کا سلسلہ آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ جس طرح سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان سے قبل اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے اپنے رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام عالمین کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام عالمین کے لئے نبی و رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء۲۱:۱۰۷)

اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔

اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب۳۳:۴۰)

محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (سبا۳۴:۲۸)

اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ پوری انسانیت کے خوشخبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے ہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

قرآن مجید میں اس بات کا ذکر ہے کہ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کی بشارت دی۔ قرآن مجید میں ہے:

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّراً بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ (الصف۶۱:۶)

اور یاد کرو جب فرمایا عیسیٰؑ فرزند مریم نے اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور مژدہ دینے والا ہوں ایک رسول کا جو تشریف لائے گا میرے بعد، اس کا نام (نامی) احمد ہوگا۔ پس جب وہ (احمد) آیا ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے۔

بائبل میں ہے:

I have yet many things to say unto you, but ye cannot bear them now.Howbeit when he,the Spirit of truth,is come,he will guide you into all truth:for he shall not speak of himself;but whatsoever he shall hear,that shall he speak:and he will shew you things to come. He shall glorify me.(John16:12-14)

مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔

(یوحنا۱۶:۱۲تا۱۴)

بائبل کی ان مذکورہ آیات میں آٹھ بار مذکر ضمیر He/himself استعمال ہوئی ہے جو کسی روحانی مخلوق کی طرف نہیں بلکہ کسی انسان کی طرف اشارہ کرتی ہے اور وہ خدا کے آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔

بائبل میں ایک اور مقام پر ذکر ہے:

I will raise them up a Prophet from among their brethren,like unto thee ،and will put my words in his mouth;and he shall speak unto them all that I shall command him. (Deuteronomy18:18)

میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دونگا وہی وہ ان سے کہے گا۔(استثناء۱۸:۱۸)

اس آیت میں موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے جس نبی کے آنے کی بشارت دی اس کی صفات درج ذیل ہیں:

۱)وہ موسیٰ علیہ السلام کی مثل ہوں گے۔

۲)یہودیوں کے بھائیوں کی قوم میں سے ہوں گے۔

۳)اللہ تعالیٰ اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالے گا۔

۴)وہ وہی کہیں گے جو اللہ انہیں حکم دے گا۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ تمام صفات کس نبی کی بیان کی گئی ہیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بشارت حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام کے بارے میں ہے۔لیکن اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ صفات حضرت مسیح علیہ السلام پر پوری نہیں ہوتیں۔ بلکہ یہ تمام تر صفات آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے بیان ہوئی ہیں۔

۱)وہ موسیٰ علیہ السلام کی مثل ہوں گے:

حضرت مسیح علیہ السلام یہودی تھے اور حضرت موسی علیہ السلام بھی یہودی تھے۔حضرت مسیح علیہ السلام نبی تھے اور حضرت موسی علیہ السلام بھی نبی تھے۔یہ دو باتیں ان دونوں بزرگ نبیوں میں مشترک ہیں۔لیکن اگر صرف ان دونوں کی بنیاد پر یہ بشارت حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے بیان کی جائے تو اس طرح تو یہ دو باتیں حضرت سلیمان، حضرت دانیال علیہما السلام اور دیگر نبیوں کے لئے بھی پوری ہوتی ہیں۔پھر ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ یہ بشارت ان کے لئے نہیں بلکہ حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کے لئے ہی ہے؟

تین بڑی مختلف صفات:

مسیحی عقیدہ کے مطابق حضرت عیسی علیہ السلام میں تین بنیادی باتیں ایسی ہیں جو حضرت موسی علیہ السلام میں نہیں تھیں۔

۱)حضرت عیسی علیہ السلام خدا ہیں جبکہ حضرت موسی علیہ السلام خدا نہیں ہیں۔اس لئے حضرت عیسی علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کی مانند نہیں۔

۲)حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی موت کے ذریعہ تمام عالم کے گناہوں کا کفارہ ادا کیا۔جبکہ حضرت موسی علیہ السلام نے لوگوں کے گناہوں کے کفارے کے لئے وفات نہیں پائی۔اس لئے حضرت عیسی علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کی مانند نہیں۔

۳)حضرت مسیح علیہ السلام (ہم اللہ سے پناہ طلب کرتے ہیں) خدا کے اکلوتے جنے ہوئے بیٹے ہیں جبکہ حضرت موسی علیہ السلام خدا کے جنے ہوئے بیٹے نہیں۔اس لئے حضرت عیسی علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کی طرح نہیں ہوئے۔

ماں اور باپ:

حضرت موسی علیہ السلام کی والدہ اور والد تھے۔اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بھی والد اور والدہ تھے۔جبکہ حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت معجزاتی طور بغیر باپ کے کنواری اور پاکباز حضرت مریم علیہا السلام کے بطن سے ہوئی۔اس لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت موسی علیہ السلام کی مانند ہوئے نہ کہ حضرت عیسی بن مریم علیہا السلام۔

معجزانہ پیدائش:

حضرت موسیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت عام طریقہ کے مطابق ہوئی جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت معجزانہ ہوئی۔اس لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت موسی علیہ السلام کی مانند ہوئے نہ کہ حضرت عیسی بن مریم علیہا السلام۔

شادی:

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شادی کی اور ان کی اولاد بھی ہوئی۔جبکہ حضرت عیسی علیہ السلام نے شادی نہیں کی۔اس لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت موسی علیہ السلام کی مانند ہوئے نہ کہ حضرت عیسی بن مریم علیہا السلام۔

نئی شریعت:

حضرت موسیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نئی شریعت لے کر آئے جبکہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا:

یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہوجائے (متی ۵:۱۷۔۱۸)

اس لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت موسی علیہ السلام کی مانند ہوئے نہ کہ حضرت عیسی بن مریم علیہا السلام۔

طبعی وفات یا مصلوب ہونا:

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات طبعی طور پر ہوئی جبکہ 'حضرت عیسی علیہ السلام کو عیسائیت کے مطابق دردناک طریقہ صلیب پر چڑھا کر قتل کیا گیا۔ اس لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت موسی علیہ السلام کی مانند ہوئے نہ کہ حضرت عیسی بن مریم علیہا السلام۔

تدفین:

حضرت موسیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کے بعد زمین میں تدفین ہوئی اور وہ دونوں مبارک وجود زمین میں ہی ہیں۔ جبکہ عیسائیت کے مطابق حضرت عیسی علیہ السلام اس وقت خدا کے پاس آسمانوں میں ہیں۔ اس لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت موسی علیہ السلام کی مانند ہوئے نہ کہ حضرت عیسی بن مریم علیہا السلام۔

۲) یہودیوں کے بھائیوں کی قوم میں سے ہوں گے:

اس نشانی میں حضرت موسی علیہ السلام اوران کی قوم یعنی یہودیوں کی نسلی حیثیت کا اعتبار ہے۔ یہودیوں کے بھائی عرب ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دو بیویاں تھیں۔ حضرت سارہ اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے پیدائش میں ہے:

اور ابرام سے ہاجرہ کے ایک بیٹا ہوا اور ابرام نے اپنے اس بیٹے کا نام جو ہاجرہ سے پیدا ہوا اسماعیل رکھا۔ (پیدائش ۱۶:۱۵)

ایک اور جگہ پیدائش میں ہے:

اور اس کے بیٹے اسمٰعیل کا ختنہ ہوا تو وہ تیرہ برس کا تھا (پیدائش ۱۷:۲۵)

عرب اور یہودی:

حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام ایک ہی باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آپس میں بھائی ہیں۔ اس لئے ایک کی اولاد دوسرے کی اولاد کی بھائی ہوئی۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد یہودی ہیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد عرب ہیں۔ پس عرب اور یہودی آپس میں بھائی ہیں۔ بائبل میں ہے:

اور وہ (اسماعیل) اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسا رہے گا۔ (پیدائش ۱۶:۱۲)

ایک اور مقام پر ہے:

And he died in the presense of all his brethren(Genesis25:18)

حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے بھائی ہیں۔ پس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔

۳) اللہ تعالیٰ اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالے گا:

قرآن مجید میں کئی مقامات پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے "قل" کہیئے اور "اقرء" پڑھیے فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کسی بھی استاذ سے علم حاصل نہیں کیا۔ اللہ نے اپنا کلام آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری فرمایا۔ مثال کے طور پر قرآن مجید کی یہ سورت پڑھیں:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (1) اللّٰهُ الصَّمَدُ (2) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (3) وَلَمْ يَكُن لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (4) (الاخلاص ۱۱۲: ۱-۴)

(اے حبیب!) فرما دیجیے وہ اللہ ہے یکتا۔ اللہ صمد ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یوں ارشاد فرمانا "کہیئے" اور "پڑھیئے" اس پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ نے اپنا کلام آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مبارک منہ میں ڈالا اور اسی کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیان فرمایا۔

۴) وہ وہی کہیں گے جو اللہ انہیں حکم دے گا:

قرآمجید میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہی کہتے ہیں جو اللہ ان کی طرف وحی فرماتا ہے۔ اللہ نے فرمایا:

وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى (النجم ۵۳:۳)

اور وہ خواہش سے کلام نہیں کرتے ان کا ارشاد سراسر وحی ہوتا ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔

قرآن مجید کی یہ آیت صاف بیان کرتی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیشہ اسی بات کی دعوت دی ہے جو اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف وحی فرمائی۔

وعید:

اگر کوئی اس نبی کو نہ مانے تو بائبل میں اس بارے میں موجود ہے:

And it shall come to pass,that whosoever will not hearken unto my words which he shall speak in my name,I will require it of him

(Deuteronomy18:19)

اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا۔(استثناء ۱۸:۱۹)

بائبل کی اس ایک اور نشانی "he shall speak in my name" کو ذہن میں رکھتے ہوئے اگر آپ قرآن مجید کھول کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہر سورت کی ابتدا اس سے ہوتی ہے:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم"

IN THE NAME OF GOD,MOST GRACIOUS,MOST MERCIFUL

"اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے"

پس اس طرح یہ نشانی بھی مکمل طور پر افضل الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ میں پائی جاتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ کے نام سے ہی لوگوں کو احکام سکھائے۔

یہودی "اس نبی" کے انتظار میں تھے اس لئے جب حضرت عیسی علیہ السلام نے مسیح ہونے کا اعلان فرمایا تو انہوں نے ایلیاہ کے بارے میں سوال کیا کیونکہ ان کے مطابق مسیح سے قبل ایلیاہ کا آنا ضروری تھا۔حضرت عیسی علیہ السلام نے اس بات کی تصدیق بھی فرمائی:

اس نے جواب میں کہا ایلیاہ البتہ آئے گا اور سب کچھ بحال کرے گا۔لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ ایلیاہ تو آ چکا ہے اور انہوں نے اسے نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔تب شاگرد سمجھ گئے کہ اس نے ان سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت کہا ہے(متی ۱۷:۱۱۔۱۳)

یہودیوں نے حضرت یوحنا علیہ السلام جن کو مسلمان حضرت یحیٰ علیہ السلام کے نام سے جانتے ہیں سے جا کر پوچھا:

اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے؟ تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں۔انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے؟ کیا تو ایلیاہ ہے؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔کیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں(یوحنا ۱:۱۹۔۲۱)

حضرت یحیٰ علیہ السلام سے تین سوالات کئے گئے:

۱) کیا تم مسیح ہو؟ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ ایک وقت میں دو مسیح نہیں ہو سکتے۔

۲) کیا تم ایلیاہ ہو؟ آپ نے کہا نہیں۔یہاں بائبل کے مطابق حضرت یحیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بات میں تضاد پایا جاتا ہے۔ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ کے تمام نبی معصوم اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔یہ مسیحی بھائیوں کے لئے مقام وضاحت ہے کہ یہ تضاد کیسے دور ہوگا۔

۳) کیا تم وہ نبی ہو؟ آپ نے کہا نہیں۔

حضرت یحیٰ علیہ السلام نے ان تینوں سوالات کے جواب نفی میں دیئے۔کیا تم مسیح ہو؟ کیا تم ایلیاہ ہو؟ کیا تم وہ نبی ہو؟ ان کے یہ تینوں علیحدہ سوالات بتا رہے ہیں کہ وہ تین الگ الگ پیش گوئیوں کے انتظار میں تھے۔جب حضرت یحیٰ علیہ السلام نے تینوں سوالات کے جواب نفی میں دیئے تو انہوں نے کہا:

انہوں نے اس سے یہ سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے نہ ایلیاہ نہ وہ نبی تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟(یوحنا ۱:۱۹۔۲۵)

اس سے واضح ہو گیا کہ یہودی تین پیش گوئیوں کے انتظار میں تھے:

۱) مسیح

۲) ایلیاہ

۳) وہ نبی (That Prophet)

اگر آپ بائبل کے وہ نسخے دیکھیں جن میں Cross References ہوتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہاں "وہ نبی" That Prophet سے مراد وہی نبی ہیں

جن تذکرہ (Deuteronomy18:15-18) میں ہوا ہے۔جن کے بارے میں یہ کہا گیا تھا کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی مانند ہوں گے۔ہم یہ واضح کر چکے ہیں اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں بلکہ حضور نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ مراد ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت عطا نہیں کی جائے گی۔ ہر ایمان والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں پر ایمان لائے۔اگر کسی ایک نبی کا بھی کوئی بھی شخص انکار کردے تو وہ مومن نہیں رہتا۔اسی لئے اگر کوئی بھی مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار کردے تو وہ بھی کافر ہوجائے گا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد سب کے لئے لازم ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں ورنہ ان کا ایمان اللہ کی بارگاہ میں قبول نہ ہوگا۔اس موضوع پر شیخ احمد دیدات رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "What the Bible says about Muhammad Peace Be Upon Him" کا مطالعہ فرمائیں۔

(۴) قرآن مجید پر ایمان: The Final Revelation

اللہ تعالیٰ نے مختلف ادوار میں اپنے رسولوں پر اپنی کتابوں اور صحائف کو نازل فرمایا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت،حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل کو نازل کیا گیا۔

یہ تمام صحائف اور کتب سماوی ایک خاص قوم کے لئے، خاص زمانہ میں نازل کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے انجیل کے بعد جو آخری عہدنامہ "The Last Testament" اور "The Final Revelation" نازل فرمائی اس کا نام ''القرآن'' ہے۔صرف یہی کتاب ۱۴۰۰ سال بعد بھی اپنی اصلی صورت میں موجود ہے۔اس حوالہ سے شیخ احمد دیدات کی کتاب "Is the Bible God's Word?" کا مطالعہ فرمائیں۔

قرآن تمام انسانوں کے لئے ہر دور میں ہدایت کا سرچشمہ ہے۔لہٰذا تمام انسانوں کو چاہیے کہ وہ اس کتاب پر ایمان لائیں اس کا مطالعہ کریں اور اس کے مطابق شریعت کو نافذ کریں۔اس کتاب میں حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام اور ان پر نازل کردہ کتابوں کی بھی تصدیق کی گئی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن وسنت کی روشنی میں:

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل کو نازل کیا گیا۔

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے نہیں ہیں۔آپ حضرت مریم علیہا السلام کے فرزند ہیں۔

(۴) آپ علیہ السلام کی پیدائش معجزاتی طور پر ہوئی۔

(۵) آپ علیہ السلام اللہ کا کلمہ ہیں۔

(۶) آپ علیہ السلام اللہ کی روح ہیں۔

(۷) آپ علیہ السلام اللہ کی رحمت ہیں۔

(۸) آپ علیہ السلام مسیح ہیں۔

(۹) آپ علیہ السلام صالح ہیں۔

(۱۰) آپ علیہ السلام خدا نہیں ہیں۔

(۱۱) آپ علیہ السلام کو صلیب پر نہیں چڑھایا گیا۔

(۱۲) آپ علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی۔

(۱۳) آپ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا گیا۔

(۱۴) آپ علیہ السلام قیامت کی علامت کبریٰ ہیں اور قیامت سے قبل آپ علیہ السلام دنیا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع اور امتی کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔اسلام کے عادلانہ نظام کو غالب فرمائیں گے۔

(۱۵) آپ علیہ السلام اللہ کی بشارت ہیں۔

(۱۶) آپ علیہ السلام دنیا وآخرت میں معزز ہیں۔

(۱۷) آپ علیہ السلام نے اپنی والدہ کی گود میں بچپن میں کلام فرمایا۔

(۱۸) آپ علیہ السلام نے اللہ کے اذن سے مردوں کو زندہ فرمایا۔

(۱۹) آپ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے مٹی کے پرندوں میں پھونک مار کر انہیں زندہ فرمایا۔

(۲۰) آپ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے سفید نشان والوں کو اپنا دست مبارک پھیر کر شفایاب فرمایا۔

(۲۱) آپ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے مادرزاد اندھوں کو بینا فرمادیا۔

(۲۲) آپ علیہ السلام کی والدہ پاکباز اور صدیقہ تھیں۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ نیک تھے۔

(۲۳) آپ علیہ السلام اللہ کے مقرب ہیں۔

(۲۴) اللہ تعالیٰ نے آپ کو توریت، انجیل اور حکمت سکھائی۔

(۲۵) آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے صاحب برکت بنایا۔

(۲۶) آپ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے اپنی سلامتی کا نزول فرمایا۔

(۲۷) آپ علیہ السلام کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا گیا۔

(۲۸) آپ علیہ السلام جابر اور سخت دل نہ تھے۔

(۲۹) آپ علیہ السلام کو روشن نشانیاں دی گئیں۔

(۳۰) آپ علیہ السلام کی روح القدس کے ذریعے مدد کی گئی۔

(۳۱) آپ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔

(۳۲) آپ علیہ السلام کو غیب کا علم دیا گیا۔

(۳۳) آپ علیہ السلام نے لوگوں کو صرف اللہ کی عبادت کی دعوت دی اور شرک سے منع کیا۔

۳۴) آپ علیہ السلام مبارک ہیں۔

(۳۴) آپ علیہ السلام نے آخری نبی حضور نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کی بشارت دی۔

راہ نجات

"The Way to Salvation"

نجات Salvation ایمان والوں کے لئے ہے۔نجات ان کے لئے ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے۔اللہ کے تمام نبیوں نے اور آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسلام کی ہی دعوت دی ہے۔اسلام کا اکمال اور اتمام خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید کے ساتھ ہوا ہے۔نجات کا ذریعہ صرف اسلام قبول کرنے میں ہے۔اسلام دین حق ہے۔اسلام دین فطرت ہے۔اسلام تمام انبیاء کرام، حضرت ابراہیم، موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کا دین تھا اور اسی کی طرف آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت دی۔اگر کوئی شخص دنیا و آخرت میں نجات کا طلبگار ہے تو اسے چاہیے کہ اللہ کے آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ کی آخری کتاب "القرآن" The Final Revelation پر ایمان لائے۔

قرآن مجید میں راہ نجات کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالْعَصْرِ ۔ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۔إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

(العصر ۱۰۳:۱۔۳)

قسم ہے زمانہ کی۔یقیناً ہر انسان خسارہ میں ہے۔بجز ان (خوش نصیبوں) کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے نیز ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے رہے۔

بائبل میں ہے کہ مسیح نے کہا:

Not everyone who calls me'Lord Lord'will enter the Kindom of heaven,but only those who do what my Father in heaven wants them to do.When Judgement Day comes,many will say to me,'Lord Lord!In your name we spoke God's message,by your name we drove out many demons and performed many miracles!Then I will

say to them,'I never knew you,Get away from me,you wicked peoplel(Matthew7:21-23)

جو مجھ سے اے خداوندا اے خداوند! کہتے ہیں ان میں ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اے خداوندا اے خداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے؟ اس وقت میں ان سے صاف کہدونگا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔اے بدکاروں میرے پاس سے چلے جاؤ(متی ۷:۲۱:۲۲:۲۳)

Why do you ask me concerning what is good?"answered Jesus."There is only One who is good.Keep the commandments if you want to enter life."(Matthew19:17)

تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے؟ نیک تو ایک ہی ہے لیکن اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر(متی ۱۹:۱۷)

نجات اس بات میں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے پر اور اس کے تمام نبیوں پر ایمان لائیں۔اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کسی بھی نبی کا انکار کفر ہے۔ہر انسان سے گناہ ہو جاتا ہے۔لیکن سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گناہوں کی توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے نادم ہو جائے۔اللہ تعالیٰ کے نبی ہر دور میں اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے دور میں اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ تھے۔اسی طرح حضرت موسیٰ و یوحنا علیہما السلام اپنے اپنے دور میں اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ تھے۔جب حضرت مسیح علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو وہ اللہ تعالیٰ پہنچنے کا وسیلہ تھے۔جیسا کہ بائبل میں ہے:

"I am the way ,the truth and the life:no man cometh unto the Father but by me(John14:6)

یسوع نے اس سے کہا کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔

مسیحی بھائی یاد رکھیں کہ آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بعثت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی خدا تک پہنچنے اور گناہوں سے معافی کا ذریعہ ہیں۔جو کوئی خدا کے بھیجے ہوئے اس آخری نبی پر ایمان نہیں لائے گا وہ نجات حاصل نہیں کر سکتا۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا(النساء۴:۶۴)

اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول(ﷺ) بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان پاتے۔

گناہوں سے معافی کے لئے کسی پادری یا شیخ کے پاس جانا شرط نہیں۔آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گناہوں سے معافی کا طریقہ یہ بیان کیا ہے کہ ایمان والے اللہ کی طرف رجوع کریں اللہ تعالیٰ ان کے تمام گناہوں کو ایسے معاف فرما دیتا ہے جیسے انہوں نے گناہ کیا ہی نہیں۔تمام جہانوں کے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ(مشکوۃ المصابیح:رقم الحدیث:۲۲۵۴)

گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس سے گناہ ہوا ہی نہ ہو۔

جو شخص ایمان لے آئے، توبہ کرے اور اعمال صالح کرے تو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرماتا ہے:

فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(الفرقان۲۵:۷۰)

مگر جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیا تو یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جن کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

اگر ہم دنیا و آخرت میں نجات اور کامیابی کے طلبگار ہیں تو ہمیں چاہیے کہ کفر و شرک سے توبہ کریں اور شہادت دیں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّااللّٰہُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں کفر وشرک سے توبہ کرتا ہوں۔ اللہ ایک ہے۔ اس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ ہی اسے کسی نے جنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے بارے میں فرمایا:

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْاْ إِلَى كَلَمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئاً وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً أَرْبَاباً مِّن دُونِ اللّهِ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُولُواْ اشْهَدُواْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (ال عمران ۳:۶۴)

(میرے نبی!) آپ کہیے اے اہل کتاب آؤ اس بات کی طرف جو یکساں ہے ہمارے اور تمہارے درمیان (وہ یہ کہ) ہم نہ عبادت کریں (کسی کی) سوائے اللہ کے اور نہ شریک ٹھہرائیں اس کے ساتھ کسی چیز کو اور نہ بنالے کوئی ہم سے کسی کو رب اللہ کے سوا پھر اگر وہ روگردانی کریں (اس سے) تو تم کہہ دو گواہ رہنا (اے اہل کتاب) کہ ہم مسلمان ہیں۔

ایک اور مقام پر اللہ فرماتا ہے:

وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْراً لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ (ال عمران ۳:۱۱۰)

اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب تو یہ بہتر ہوتا ان کے لئے بعض ان میں سے مومن ہیں اور زیادہ ان میں سے نافرمان ہیں۔

بے شمار درود وسلام ہوں اللہ کے آخری نبی مکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت سیدنا مسیح عیسیٰ بن مریم علیہا السلام پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں پر۔

یوم الاحد ۱۱ ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ

عمیر محمود صدیقی

اسلامک سینٹر، نارتھ ناظم آباد بلاک بی کراچی پاکستان

میں مسلمان کیسے ہوا؟

پروفیسر شیخ علی مصطفیٰ، سابق Lesley Willem Seinpal

(سری نام، ساؤتھ امریکہ)

استاذ جامعہ علیمیہ اسلامیہ، کراچی، پاکستان

میرے والدین معتدل پروٹسٹنٹ تھے۔ میرے سوتیلے باپ نے میرے اندر جو تڑپ اور شوق پیدا کیا وہ سچائی کی تلاش ہے۔ وہ خود بھی سچائی کے لئے وقف تھے۔ میں نے بائبل کا مطالعہ شروع کیا اور عبادت کا ایک ایسا طریقہ دریافت کیا جو کم از کم تین عظیم نبیوں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح علیہم السلام میں مشترک و یکساں تھا۔ وہ تمام سجدہ کرتے تھے۔ اس لئے سجدہ کرنا میرے نزدیک عبادت کا آفاقی نبوی طریقہ تھا۔ میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ عبادت کا صحیح طریقہ سجدہ کرنا ہے۔ میں نے اپنے کمرہ میں سجدہ کرنے کی صورت میں عبادت شروع کردی۔ میں ہر رات سونے سے قبل اللہ سے یہ دعا کرتا تھا ”اے اللہ! اگر کوئی ایسا دین ہے جو تیرا دین ہے، مجھے وہ دین دکھا دے“۔

میرا ایک راسخ العقیدہ مسلمان دوست تھا جو بال کاٹنے کا کام کرتا تھا۔ میں تقریباً روزانہ اس کی دکان پر اس سے ملنے جاتا تھا۔ وہ اپنی دکان پر آنے والے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا۔ یہ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۶۶ء منگل کا خوش قسمت دن تھا کہ میں حسب عادت اس کی دکان میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے مجھ سے اچانک پوچھا کہ میرا دین کون سا ہے؟ مجھے بہت حیرانگی ہوئی کیونکہ اس نے مجھ سے یہ سوال پہلی بار کیا تھا۔ میں نے جواب دیا کہ میں کسی سچے دین کی تلاش میں ہوں۔ اس نے کہا تمہیں ضرور اسلام قبول کرنا چاہئے۔ میں نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ اسلام کیا ہے۔ البتہ کیا میں آپ کی عبادت کے طریقہ کو دیکھ سکتا ہوں؟ اس وقت میرے ذہن میں یہ بات پختہ ہو چکی تھی کہ میں ان لوگوں کے دین میں شامل ہوں گا جو سجدہ کرتے ہیں۔ اس دوست نے مجھ سے فوراً وعدہ کیا کہ وہ مجھے اس شام مسلمانوں کی عبادت دکھائے گا۔ ہم مسجد چلے گئے۔ اس نے مجھے وضو کرنا دکھایا۔ مجھے اس وقت یاد آیا کہ مسیح علیہ السلام بھی اپنے حواریوں پر پانی ڈالتے تھے تا کہ وہ اپنے ہاتھ اور پیر دھولیں۔ وہ وضو تھا جو درحقیقت مسلمان کرتے ہیں۔ پھر ہم مسجد کے ہال میں چلے گئے۔ اس نے مسجد کے ہال میں داخل ہونے سے پہلے مجھ سے کہا کہ اپنی جوتیاں اتار دو۔ اس وقت مجھے یاد آیا کہ جب موسیٰ علیہ السلام کوہ سینا پر گئے تھے تو ان سے بھی

کہا گیا تھا کہ اپنی جوتیاں اتار دیں۔ جب ہم ہال میں داخل ہوئے تو میں نے زندگی میں پہلی باران لوگوں کو عبادت کرتے دیکھا جو عبادت میں سجدہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بائبل میں پڑھا تھا۔ اس ہفتہ، جمعہ کے دن نماز سے قبل ایک عظیم الشان اجتماع کے سامنے میں نے اسلام قبول کرلیا۔ امام مسجد مولوی کرامت خان نے میرا نام محمد علی رکھا اور مجھے سب کو السلام علیکم (آپ سب پر سلامتی ہو) کہنے کو کہا۔ تمام لوگوں نے جواب میں وعلیکم السلام (اور آپ پر بھی سلامتی ہو) کہا اور تمام مسجد ان کے اس جواب سے گونج اٹھی۔ کچھ عرصہ بعد ٹرینڈاڈ کے ایک مبلغ نے میرا نام علی مصطفیٰ رکھ دیا۔ اللہ میرا قبول اسلام قبول فرمائے۔ امین

Read

the Qur'an

The Last Testament

بائبل میں آخری نبی محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کے بارے میں کیا بیان کرتی ہے؟

یہ جاننے کے لئے ضرور پڑھیں

What The Bible

Says About

Muhammad

(Peace Be Upon Him)

By

Shiekh Ahmed Deedat

کیا حضرت مسیح علیہ السلام کو واقعی مصلوب کیا گیا تھا؟

اس بارے میں جاننے کے لئے پڑھیں

CRUCIFIXION

OR

CRUCI-FICTION

By

Shiekh Ahmed Deedat

ہمارا ایمان!

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے ایک مقرب رسول ہیں۔
☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح ہیں۔
☆ آپ علیہ السلام کی پیدائش معجزانہ طور پر بغیر باپ کے ہوئی۔
☆ آپ علیہ السلام خدا نہیں ہیں۔
☆ آپ علیہ السلام خدا کے جنے ہوئے بیٹے نہیں ہیں۔
☆ آپ علیہ السلام نے مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ فرمایا۔
☆ آپ علیہ السلام نے مادرزاد اندھوں کو اللہ کے حکم سے شفایاب فرمایا۔
☆ آپ علیہ السلام نے برص کے مریضوں کو شفایاب فرمایا۔
☆ کوئی مسلمان اس وقت تک مسلمان نہیں جب تک وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔
☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد آخری نبی افضل الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی بشارت دی۔ پس نجات اسی کے لئے ہے جو اللہ کے تمام نبیوں اور بالخصوص اللہ کے آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاتا ہے۔